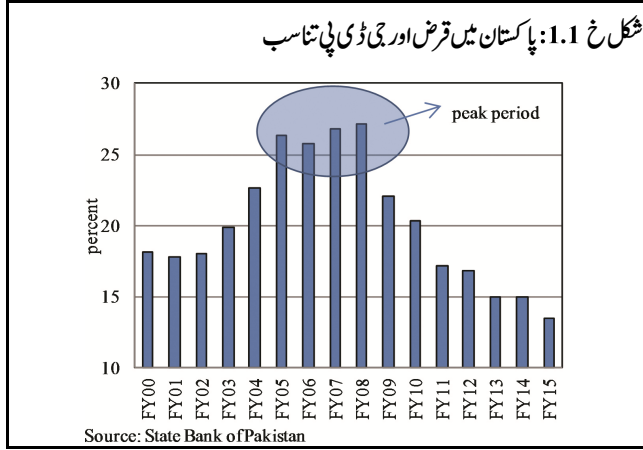
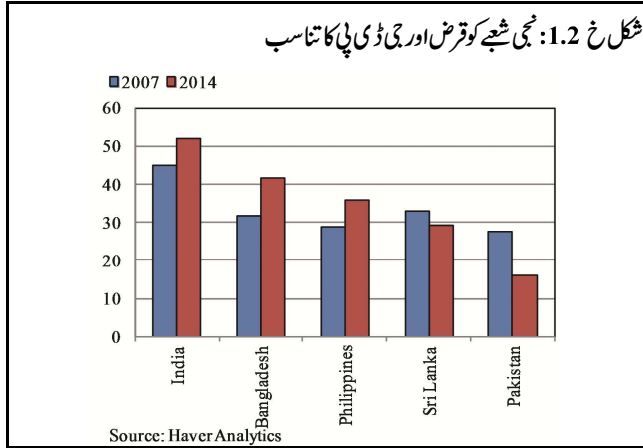


خصوصی سیکشن 1: پاکستان میں قرضہ جی ڈی پی تناسب کیوں گر رہا ہے؟ علاقائی معیشتوں سے تقابل



پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں سرمایہ کاری اور معاشی سرگرمی کو ترویج دینے میں نجی شعبے کو قرضے کا کردار بے حد اہم ہے۔¹ جس مالی شعبے پر بینکوں کا غلبہ ہو وہاں کمرشل بینک نجی شعبے کے کاروبار کو قرضے فراہم کرنے کا بڑا وسیلہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ بینک قرضوں اور جی ڈی پی کی شرح ایک اہم اظہار یہ بن جاتی ہے جو مناسب طور پر معاشی سرگرمیوں میں قرض کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔²

اس خصوصی سیکشن میں اس امر کا جائزہ لیا گیا ہے کہ پاکستان میں حالیہ برسوں میں قرض اور جی ڈی پی کا تناسب کیوں گرتا رہا ہے اور آیا یہ رجحان صرف پاکستان میں ہے یا دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس تجزیے کا دار و مدار ملکوں کے تقابل پر ہے۔



بعض معلوم حقائق

1- پاکستان میں نجی شعبے کو کمرشل بینکوں کا قرض (جی ڈی پی کے لحاظ سے) مالی سال 08ء سے نمایاں طور پر رو بہ زوال ہے (شکل خ 1.1)۔ مالی سال 08ء میں یہ 27 فیصد تھا جبکہ مالی سال 15ء میں صرف 13 فیصد تک پہنچ گیا۔ طویل مدت تجزیے سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 05-08ء کے درمیان قرضے میں بہت تیزی آئی تھی جس کے بعد قرضہ جی ڈی پی تناسب تاریخ کی پست ترین سطح تک پہنچ گیا ہے۔

2- منتخب ترقی پذیر معیشتوں میں یہ تناسب پست ترین میں سے ہے (شکل خ 1.2)۔ حقیقت یہ ہے کہ دیگر ملکوں میں تو یہ تناسب 2007ء (یعنی عالمی مالی بحران سے پہلے کے سال میں جب قرض کی سرگرمیاں عروج پر تھیں) کی سطح سے تجاوز کر گیا لیکن پاکستان میں اس کو تیزی سے کمی کا سامنا ہے۔

3- توقع ہے کہ جی ڈی پی میں زیادہ حصہ ڈالنے والے شعبوں کو قرض میں زیادہ حصہ ملے گا تاہم یہ بات تجزیے میں شامل بیشتر ممالک کے لیے درست نہیں (جدول خ 1.1)۔ پاکستان ان میں سب سے نمایاں ہے کیونکہ پاکستان میں مجموعی طور پر مختص کیے جانے والے قرضوں میں اشیاء سازی کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ شعبہ خدمات کو (جو جی ڈی پی میں 55 فیصد سے زیادہ کا ذمہ دار ہے) مجموعی قرضے کے 20 فیصد سے بھی کم ملتا ہے جو اس نمونے میں پست ترین ہے۔

4- پاکستان میں سائز کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم کی جانچ سے بھی مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ بیکاری شعبے کے تمام قرضوں میں بڑے سائز کے قرض گيروں (ایک کروڑ روپے یا زائد) کا حصہ 80 فیصد سے زائد ہے جبکہ یہ قرض گيروں مجموعی قرض گيروں کے 2 فیصد سے بھی کم تعداد میں ہیں۔ آسان لفظوں میں یہ سمجھیں کہ

¹ لہجہ میں نجی شعبے کو قرض اور معاشی نمو میں دو طرفہ علیت ہے۔ قرض بڑھنے سے معاشی سرگرمی بڑھتی ہے، آمدنی میں اضافے سے بھی معیشت میں قرض کی نمو کو تحریک ملتی ہے۔
² قرضے کے زیادہ استعمال سے معاشی سرگرمیاں بڑھتی چلیں گی کیونکہ مالی شعبے کے توسط سے مختلف شعبوں کے لیے وسائل زیادہ موثر طور پر مختص ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ قرض جی ڈی پی کے بلند تناسب سے معیشت کی گہرائی اور اختصاص میں بہتری آتی چاہیے۔

جدول خ 1.1: قرضے کا اختصاص بمقابلہ جی ڈی پی میں حصہ											
فیصد											
فلپینز		ملائیشیا		سری لنکا		پاکستان		بھارت		بنگلہ دیش	
جی ڈی پی	جی ڈی پی	جی ڈی پی	جی ڈی پی	جی ڈی پی	جی ڈی پی	جی ڈی پی	جی ڈی پی	جی ڈی پی	جی ڈی پی	جی ڈی پی	جی ڈی پی
9.8	3.7	7.9	4.3	10.1	12.7	20.9	8.9	18.2	12.6	16.3	5.9
25.9	29.6	40.1	32.7	32.3	36.2	20.3	63.2	16.9	44.8	29.6	37.4
47.2	56	52	32	57.6	24.1	58.8	16.9	64.8	23.8	54.1	50.4
دستیاب نہیں	7.7	دستیاب نہیں	31	دستیاب نہیں	27.1	دستیاب نہیں	11	دستیاب نہیں	18.8	دستیاب نہیں	6.2

ماخذ: بنگلہ دیش بینک، ریزرو بینک آف انڈیا، بینک گاراملائیشیا، سینٹرل بینک آف سری لنکا، پاکستان دفتر شماریات اور مرکزی بینک فلپائن

جدول خ 1.2: نجی کاروباری اداروں کو قرضوں کی تقسیم بلحاظ حجم			
مجموعی کھاتوں کا فیصد اور قرضوں کی مجموعی رقم کا فیصد			
م 15ء		م 05ء	
رقم	کھاتوں کی تعداد	رقم	کھاتوں کی تعداد
18.7	98.2	27.2	99.2
81.3	1.8	72.8	0.8

ماخذ: بینک دولت پاکستان

صرف 1.8 فیصد قرض گیروں کو 80 فیصد سے زائد قرضے مل رہے ہیں۔³ اس سے ظاہر ہے کہ بینکوں کے قرضوں کا بہت زیادہ جھکاؤ بڑی کارپوریشنوں کی طرف ہے جبکہ صارفین اور ایس ایم ای محروم ہیں۔⁴ قرضے کی یہ غیر متوازن تقسیم پچھلے دس برسوں میں زیادہ تبدیل نہیں ہوئی ہے (جدول خ 1.2)۔

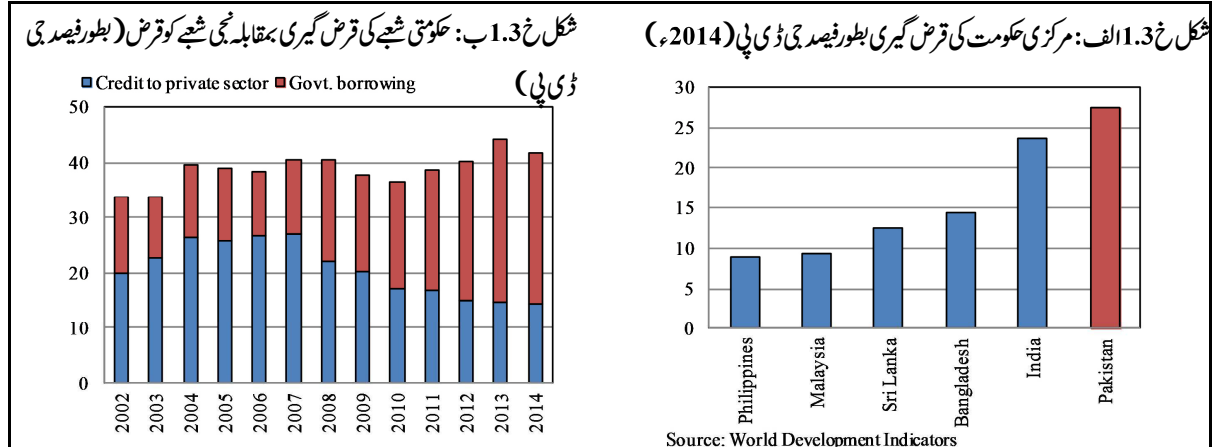
چانچ

طلبی اور رسدی پہلو کے کئی عوامل ہیں جو پاکستان میں قرضے کے معاملات پر اثر انداز ہوئے ہیں۔

رسدی رکاوٹیں

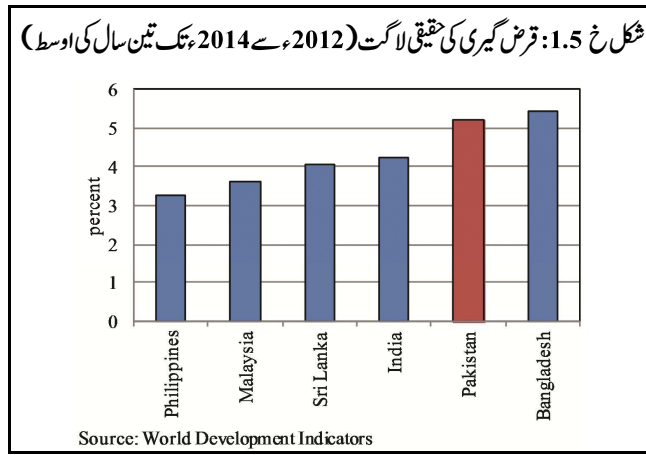
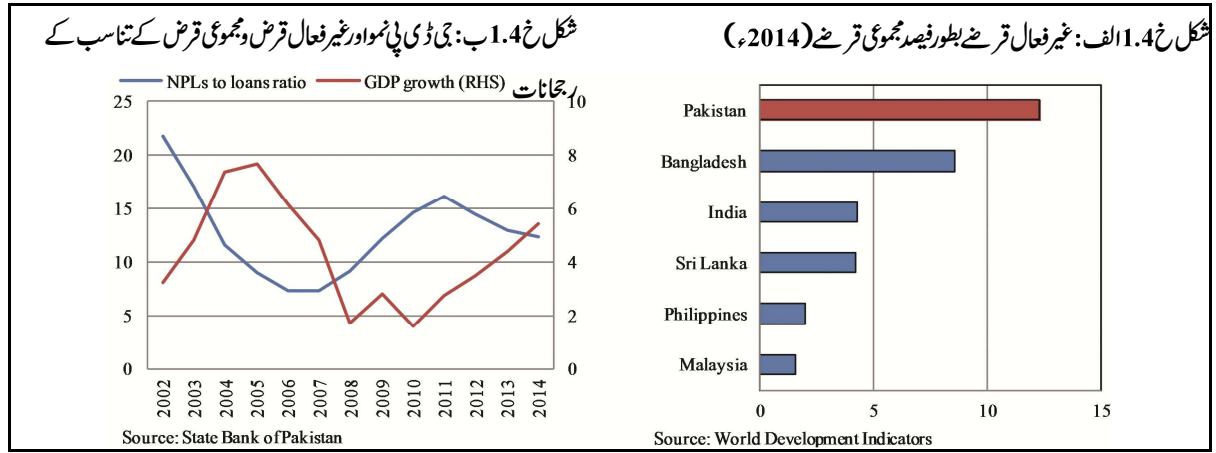
(i) غالب قرض گیر کی موجودگی

غالب قرض گیر (یعنی حکومت) بینکاری نظام میں رقوم کو محدود کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں نجی شعبے کی سرگرمیوں کے لیے قرض کم ہو جاتا ہے۔ شکل خ 1.3 الف سے، جو نجی شعبے کو قرض اور جی ڈی پی کے تناسب کا عکس ہے، یہ عیاں ہے کہ منتخب ممالک میں مرکزی حکومت کا بینکاری نظام سے قرض (بطور فیصد جی ڈی پی) بلند ترین رہا ہے۔ حکومت کو



³ مجموعی قرضوں میں بڑے سائز کے قرض گیروں (50 کروڑ روپے اور زیادہ) کا حصہ تقریباً 40 فیصد ہے جبکہ یہ قرض گیری مجموعی قرض گیروں کے ایک فیصد سے بھی کم ہیں۔

⁴ مالی سال 15ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم 1515.9 ارب روپے رہی جبکہ مارکیٹ کی طلب 946 ارب روپے تھی۔ اسی طرح پاکستان کے کاشتکار گھرانوں کی تعداد 8.3 ملین ہے جن میں سے صرف 2.2 ملین گھرانے ان قرضوں سے باضابطہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہی صورت حال چھوٹے اور درمیانی درجے کے کاروباری اداروں کی ہے جن کی تعداد جون 2015ء میں 3.2 ملین تھی تاہم صرف 152.495 ادارے قرضہ حاصل کرتے ہیں (ایس ایم ای کا واجب الادا قرضہ جی ڈی پی کا صرف ایک فیصد ہے)۔



برسوں سے بھاری مالیاتی خسارے کا سامنا رہا ہے جس کی بنا پر اس نے ملکی بینکاری نظام سے قرض لینے پر انحصار کیا ہے۔ شکل خ 1.3 ب سے یہ ظاہر ہے کہ پاکستان میں بینکاری نظام کا دیا ہوا مجموعی قرض بڑھا ہے تاہم اس کی ہیئت ترکیبی میں خطرے سے پاک حکومتی قرض گاری کے حصے میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ تاہم نئی شعبے کو قابل قرض رقوم کی فراہمی پر اثرات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے قرضے کی مناسب فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے بازار زر کے سودوں (OMOs) کے ذریعے سیالیت کے ادخالات بڑھا دیے ہیں۔

(ii) بلند خطرہ قرض

حکومت سے خطرے سے پاک اور بڑھتی ہوئی قرضے کے طلب کی بنا پر بینکوں کے پاس پُر خطر نجی شعبے کو قرضے دینے کی ترغیب حاصل نہیں۔ ملکوں کے تقابل سے انکشاف ہوتا ہے کہ اس گروپ میں پاکستان میں انکیشن تناسب (غیر فعال قرضے بطور مجموعی قرضوں کا تناسب) بلند ترین ہے (شکل خ 1.4 الف) جس سے ظاہر ہے کہ نجی شعبے کو قرضے دینے میں بلند خطرہ ہوتا ہے۔ بینکاری شعبے کے غیر فعال قرضے اور مجموعی معاشی سرگرمیوں (جس کا تعین عموماً جی ڈی پی نمو سے ہوتا ہے) کے درمیان منفی ریاضیاتی ربط ہے جو نظری نیز تجربی لٹریچر دونوں سے ثابت ہے۔ شکل خ 1.4 ب سے واضح ہے کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے بڑھے ہوئے غیر فعال قرضوں کا بڑا حصہ کم جی ڈی پی نمو سے ہم آہنگ ہے یعنی وہ مظہر جو نوعیت کے اعتبار سے گرتی ہے۔

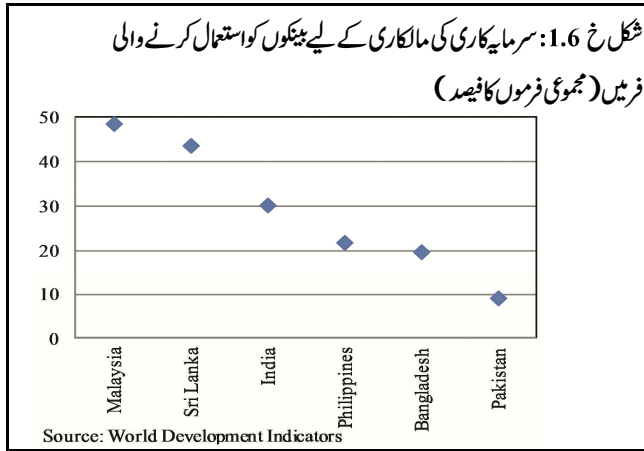
طلبی مسائل

(i) قرض کی بلند لاگت کی بنا پر ترغیبات کم ہونا

قرض کی حقیقی لاگت ایک اہم عنصر ہے جو نجی شعبے کی بینکاری نظام سے قرض لینے کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ گرانی کا لحاظ رکھتے ہوئے شرح قرض گاری کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں قرض گیری کی حقیقی لاگت کی تین سالہ اوسط بنگلہ دیش کو چھوڑ کر اس گروپ میں بلند ترین ہے (شکل خ 1.5)۔

پست مالی گہرائی اور آگاہی

مالی گہرائی ایک اور شعبہ ہے جہاں پاکستان میں تیزی لانے کی ضرورت ہے۔ عالمی ترقی کے اظہار یوں سے پاکستان میں بینکاری شعبے کا کم نفوذ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ 1000 بالغ افراد میں سے صرف 25 کمرشل بینکوں سے قرض لیتے ہیں۔ بنگلہ دیش تک میں، جہاں قرض کی حقیقی لاگت پاکستان سے زیادہ ہے، ہر 1000 بالغ افراد میں 84 قرض گیر ہیں۔ مزید یہ کہ پاکستان میں رجسٹرڈ فرموں کا بہت معمولی حصہ (10 فیصد سے کم) بینکاری نظام سے قرض لیتا ہے (شکل خ 1.6)۔ اس کی وجہ میں قرض کی بلند لاگت، کم مالی خواندگی اور بینکوں اور کارپوریٹ شعبے کے درمیان قریبی تعلق شامل ہیں۔

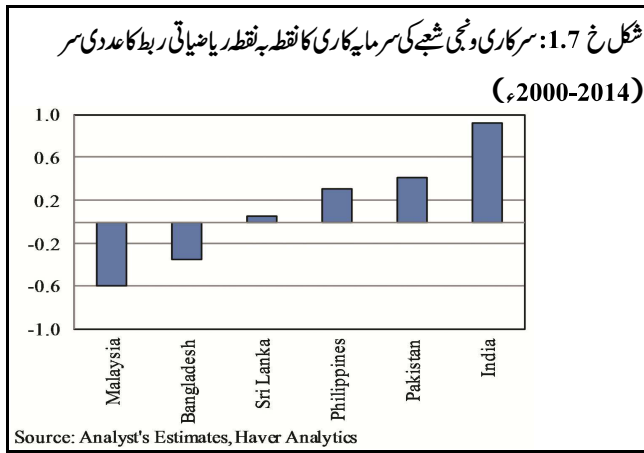


پاکستان میں کم مالی گہرائی اور آگاہی کا ایک اور اظہار یہ باضابطہ مارکیٹ میں نوادروں (کاروباری اداروں) کی تعداد ہے۔ ڈبلیو ڈی آئی کے مطابق پاکستان میں نئے کاروبار کی گنجائش (نئی رجسٹریشن فی 1000 افراد سالانہ) صرف 0.04 ہے جبکہ بنگلہ دیش میں 0.09 اور بھارت میں 0.12 ہے۔⁵

(ii) خام معینہ تشکیل سرمایہ میں نجی شعبے کی پست

شرکت

پاکستان میں خام معینہ تشکیل سرمایہ میں نجی شعبے کا حصہ بھی کم ہے۔ نجی شعبے کے لحاظ سے (بطور فیصد جی ڈی پی) خام معینہ تشکیل سرمایہ پاکستان میں فقط 9.6 فیصد جبکہ بنگلہ دیش، سری لنکا اور بھارت میں 20 فیصد سے زائد ہے۔ پاکستان میں بیشتر فرموں کی اضافی استعداد ہے جو سرمایہ کاری کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے اور قرضے کے کم استعمال پر منتج ہوتی ہے۔



مزید برآں، نجی سرمایہ کاری پر سرکاری سرمایہ کاری (حکومتی ترقیاتی اخراجات) کا اثر جانچنے کی کوشش کی گئی۔ 2000-15ء کے مختلف ملکوں کے اعداد و شمار کو استعمال کر کے ریاضیاتی ربط کا عددی سر (correlation coefficient) نکالا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ سرکاری سرمایہ کاری نے بھارت میں نجی سرمایہ کاری کو خاصا راغب کیا۔ تاہم پاکستان، سری لنکا اور فلپائن میں یہ اثر کم ہے یعنی پاکستان میں سرکاری سرمایہ

کاری سے نجی سرمایہ کاری کو کم ترغیب ملتی ہے۔ نقطہ بہ نقطہ ریاضیاتی ربط کے عددی سر سے ظاہر ہے کہ اس سال بنگلہ دیش اور ملائیشیا میں سرکاری سرمایہ کاری نے نجی سرمایہ کاری کو راغب نہیں کیا (شکل خ 1.7)۔

(iii) پاکستان میں ساختی مسائل زیادہ سنگین ہیں

ساختی مسائل (مثلاً توانائی کی قلت اور امن و امان کی صورت حال) کی وجہ سے پاکستان میں کاروباری ادارے اپنی بہترین سطح سے کم پر کام کرنے پر مجبور ہیں جس کے نتیجے میں رفتہ رفتہ قرضے کی طلب کم ہو گئی ہے۔ عالمی ترقی کے اظہاریوں سے ظاہر ہے کہ اوسطاً پاکستان میں فرموں کو 2014ء میں ایک ماہ کے دوران 70 مرتبہ بجلی کی بندش کا سامنا کرنا پڑا جبکہ بنگلہ دیش میں 65 مرتبہ، بھارت میں 14 بار اور سری لنکا میں 4 دفعہ ایسا ہوا۔

جہاں تک سیاسی استحکام اور تشدد کی عدم موجودگی کا تعلق ہے، عالمی نظم و نسق کے اظہار یہ سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان پہلے پر سنخائل میں ہے یعنی سیاسی استحکام اور امن و امان کی صورت حال کے حوالے سے 99 فیصد ممالک پاکستان سے بہتر ہیں۔⁶ علاوہ ازیں غیر رسمی شعبے کے سائز سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں قرضہ جی ڈی پی تناسب کم کیوں ہے۔ غیر دستاویزی معیشت کا سائز معلوم کرنے کے لیے جویک قائم مقام متغیر (proxy) استعمال ہوتا ہے وہ زرو بیع کا تناسب بطور فیصد جی ڈی پی ہے یعنی جتنا یہ تناسب کم ہوگا غیر رسمی معیشت کا سائز بھی اتنا ہی بڑا ہوگا۔ پاکستان میں زرو بیع اور جی ڈی پی کا تناسب 41.2 فیصد ہے جبکہ بنگلہ دیش اور بھارت میں بالترتیب 62.7 فیصد اور 76.7 فیصد

⁵ نئے رجسٹرڈ کاروباری اداروں سے مراد ایک کیلنڈر سال میں رجسٹر ہونے والی ان نئی کارپوریشنوں کی تعداد ہے جن کے واجبات محدود ہوتے ہیں۔

⁶ بنگلہ دیش، بھارت اور سری لنکا بالترتیب آٹھویں، بارہویں اور چھبیسویں پر سنخائل میں ہیں۔

باکس 1: قرضوں تک رسائی کا سروے
اسٹیٹ بینک نے جون 2015ء میں قرضوں تک رسائی کا سروے (A2FS) کیا۔¹ اس سروے کے مطابق جن بالغ افراد کا ایک بینک اکاؤنٹ موجود ہے، ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، 2008ء میں ان کا تناسب 11 فیصد تھا جو 2015ء میں 16 فیصد ہو گیا، جبکہ 23 فیصد ایسے ہیں جو باضابطہ ڈپازٹ اکاؤنٹ رکھتے ہیں بشمول ایم وائلٹ، کریڈٹ، اجارہ، قومی بچت اسکیمیں، پنشن، بیمہ زندگی اور بلا دفتر بینکاری فراہم کرنے والی اور دی کاؤنٹر خدمات۔ اس کے علاوہ خواتین کے بینک کھاتوں کی تعداد بھی بڑھی ہے، جو 2015ء میں 11 فیصد ہو گئے (2008ء میں یہ 4 فیصد تھے) جبکہ مردوں کے کھاتوں کی شرح 2008ء کے 19 فیصد سے بڑھ کر 21 فیصد ہو چکی ہے۔ مالی خدمات تک خواتین کی رسائی میں گذشتہ چند برسوں کے دوران اضافہ ہوا ہے جس کا سبب مجموعی افرادی قوت میں خواتین شرکا کا اضافہ ہے، اس کے ساتھ ساتھ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام بھی ایک سبب ہے جس نے خواتین کو ادائیگی کے باضابطہ طریقوں تک رسائی فراہم کی ہے۔

سروے سے پتہ چلتا ہے کہ صارفی مالکاری کے شعبے میں زبردست امکانات موجود ہیں کیونکہ مجموعی بالغ آبادی کا صرف 2.4 فیصد حصہ قرض گیری کے باضابطہ طریقے استعمال کرتا ہے۔ اقتصادی پگھلائی صورت حال کا سب سے زیادہ اور بار بار سامنا کرنے والا طبقہ دکان داروں کا ہے اور وہی قرض فراہم کرنے والا بنیادی طبقہ بھی ہے۔ جواب دہندگان میں سے 61 فیصد نے بتایا کہ وہ چھوٹے چھوٹے قرضوں کے لیے دکانداروں اور سپلائرز پر انحصار کرتے ہیں جس سے وہ سیالیت کی کبھی کبھار پیدا ہونے والی قلت پر قابو پاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بڑی مالیت کے قرضے بھی لیتے ہیں، جبکہ تمام قرضوں میں سے 58 فیصد قرضے 10 ہزار اور 50 ہزار روپے کے درمیان ہوتے ہیں۔ شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ قابل عمل برج مالکاری طریقوں کی طلب مارکیٹ میں موجود ہے جسے بینک استعمال کر سکتے ہیں۔

پاکستان میں قرضوں کے ڈھانچے میں ضمانت یا رہن کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، چنانچہ بینک کاروباری اداروں، عارضی صارفی مصنوعات وغیرہ کو قرضے جاری کرنے کو ترجیح دیتے ہیں جو بالآخر اپنے ڈیلروں/تھوک فروشوں کو قرضے دیتے ہیں۔ قرضے کی سلسلہ بالواسطہ طور پر خوردہ فروشوں تک پہنچتا ہے جو صارفی اشیا ادھار پر فروخت کر کے ایک کسٹم پیدا کرتے ہیں۔ بینکوں کے ساتھ ساتھ سپلائرز کی طرف سے دیے جانے والے باضابطہ قرضے دونوں 2008ء کے مقابلے میں 2015ء میں بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ بینکوں سے مستفید ہونے والی آبادی میں اضافے، اس کے نتیجے میں خوردہ قدری سلسلے میں استحکام، اور بلا دفتر بینکاری کے فروغ سے مالی رسائی میں نمایاں تبدیلی دیکھی جا رہی ہے۔ بے باضابطہ طریقوں سے مستفید ہونے والی آبادی اب بتدریج باضابطہ طریقوں کی طرف آ رہی ہے جس سے امید ہے کہ ڈیجیٹل مالی شمولیت کے ذریعے بلا دفتر بینکاری کا استعمال مستقبل میں بڑھے گا۔

(v) طلب کے مطابق مالی مصنوعات کا فقدان
تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ قرضے لینے والے جو افراد خواہ دیہی علاقوں کے ہوں یا شہری کے، مستقبل میں قرض لینے کا ارادہ رکھتے ہیں، وہ قرض لینے کی بنیادی وجہ قلیل مدتی برج مالکاری بتاتے ہیں جس سے وہ بل ادا کر سکیں، غیر متوقع اور ہنگامی اخراجات پورے کر سکیں، شادی کے اخراجات اٹھا سکیں، یا زمین خرید سکیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اوسط آمدنی والے طبقوں میں صارفی، آٹو، اجارہ اور ہاؤسنگ کی مالکاری سہولتوں کی زبردست طلب موجود ہے، تاہم بینکوں نے اس طلب کو پورا کرنے کے لیے خود کو تیار نہیں کیا ہے۔ مزید برآں، مالی خواندگی کے منصوبوں کی بھی ضرورت ہے تاکہ عوام میں مالی خدمات کے بارے میں آگاہی پیدا ہو، نیز طریقہ کار آسان بنانے کی بھی ضرورت پائی جاتی ہے۔

ماحول

اس تجربے میں ان رسدی اور طلبی عوامل کا تعین کیا گیا ہے جو پاکستان میں نجی شعبے کے قرضے کو کم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ حکومت کی جانب سے قرضے کی بھاری طلب اہم ترین عنصر ہے جو بینکوں کی نجی شعبے کو قرضے دینے کی ترغیب کو متاثر کرتی ہے۔ چونکہ بھاری حکومتی قرضوں سے نجی شعبے کے پاس قابل قرض رقوم کی فراہمی کم ہو جاتی ہے اس لیے قرض دینے کے بینکوں کے فیصلوں میں صرف بڑی بڑی فرموں کو ترجیح ملتی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ جب تک حکومت اپنے قرض کے ذرائع کو متنوع نہیں بناتی تب تک بینکوں کے پاس نجی شعبے کو قرضے فراہم کرنے کے لیے موزوں ترغیب نہیں ہوگی۔

⁷ سری لنکا، ملائیشیا، بنگلہ دیش اور فلپائن میں زیر گردش کرنسی بطور فیصد جی ڈی پی بالترتیب 3.4، 3.7، 3.9، 5.0 اور 7.0 فیصد ہے۔

جدول خ 1.3: زمرہ وار قرضے اور انکیشن تناسب		
انکیشن تناسب	قرضوں میں حصہ	
13.7	67.1	کارپوریٹ شعبہ
32.0	5.7	ایس ایم ای شعبہ
14.1	5.4	شعبہ زراعت
11.7	6.2	صنعتی شعبہ
		جس میں
2.4	0.5	کریڈٹ کارڈ
3.8	1.6	گاہکوں کے قرضے
0.1	0.0	صنعتی پاسیڈا ریشیا
13.8	1.1	مارکیٹ قرضے
14.9	3.0	ذاتی قرضے
1.1	9.9	اجناسی مالکاری
7.7	5.8	دیگر
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

بینکوں کو بھی اپنے جزدان کو متنوع بنانا ہوگا کیونکہ حکومتی قرضے کے ضرورت سے زیادہ اکتشاف سے معیشت میں مالی وساطت کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے اور زرعی پالیسی کی اثر انگیزی متاثر ہو رہی ہے۔⁸ مزید یہ کہ غالب قرض گیر کی جانب سے قرضے کی طلب میں اپنا تک کی صورت میں (مثلاً مثبت بیرونی دھچکے کے باعث) بینکوں کے پاس ایک دم بہت سی سیالیت ذخیرہ ہو جائے گی۔

چنانچہ بینکوں کو بڑی بڑی فرموں سے آگے بڑھنا چاہیے خصوصاً ایس ایم ای اور گھریلو صارفین کی طرف توجہ مبذول کرنی چاہیے جو دونوں قرضوں سے شدید محرومی کا شکار ہیں (جدول خ 1.3)۔⁹ عموماً بینک ناکافی معلومات (غیر دستاویزی رہنے کو ترجیح) کی وجہ سے ایس ایم ای اور صنعتی شعبوں کو قرضے دینے میں متامل ہوتے ہیں۔ اس بنا پر بینکوں کے لیے اپنے کاروبار کے مضمر خطرات کو جانچنا مشکل ہو جاتا ہے۔^{10,11} اسٹیٹ بینک نے ایس

ایم ای بینکاری اور صنعتی مالکاری کے فروغ و ترقی کے لیے اقدامات کیے ہیں۔^{12,13} بینکوں کو چاہیے کہ مارکیٹ کو سمجھنے کی غرض سے ایک مشترکہ کوشش کریں اور ملک کے پست اور اوسط آمدنی والے طبقوں کی ضروریات کو پورا کرنے والی مالی مصنوعات کی طلب پیدا کریں۔ اس کے علاوہ انہیں چاہیے کہ ایسی قرضہ مصنوعات تیار کرنے کے امکانات معلوم کریں جن میں ضمانت یا رہن کے بغیر قرضہ فراہم کیا جاسکے اور وہ قابل عمل بھی ہوں۔ طلبی پہلو سے رکاوٹوں کو دور کرنے اور مالکاری کے باضابطہ مواقع کے حوالے سے آگاہی پھیلانے کے لیے مالی خواندگی کے پروگراموں کا اثر بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔

معاشی استحکام، سلامتی کی صورت حال میں بہتری، ترقیاتی منصوبوں (خصوصاً پاک چین اقتصادی راہداری کے تحت مجوزہ سرمایہ کاری) پر حکومت کی اضافی توجہ اور پاکستان میں بحیثیت مجموعی خوش امید کی کیفیت نجی شعبے کے قرض کے حصول کے لیے بہترین ماحول فراہم کرتی ہے جس سے جی ڈی پی مولبلند راہ پر گامزن ہو سکتی ہے۔ اگر وافر قوم مہیا کی جائیں اور بینک اپنی قرض گاری میں تنوع لائیں تو آنے والے برسوں میں قرض اور جی ڈی پی کا تناسب خاصا بہتر ہو جائے گا۔

⁸ نرخ کے اشارے اکثر ناکام ہو جاتے ہیں کیونکہ شدید ضرورت مند قرض گیر نرخ کے اشاروں پر رد عمل ظاہر نہیں کرتا۔ معمول کی صورت حال میں شرح سود بڑھانا کسی فرد کو مزید قرض لینے سے باز رکھنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے، قرض کی بڑھتی ہوئی لاگت مزید قرض لینے کی حوصلہ شکنی نہیں کرتی لیکن اس سے صرف حکومت کی مقروضیت میں اضافہ ہوتا ہے اور مالیاتی کھاتے مزید سکڑ جاتے ہیں (دیکھیے مالی سال 13ء کی تیسری سرمایہ رپورٹ میں خصوصی یکشن ”الادست قرض گیر (حکومت) کے ساتھ معاشی حرکات“)۔

⁹ ایس ایم ای اور صنعتی شعبے کا مشترکہ حصہ صرف 10 فیصد سے تھوڑا زیادہ ہے۔
¹⁰ مالی بینک کے ترقی کے اظہار یوں کے مطابق قرضے کی معلومات کی گہرائی کے اشاریے سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں معلومات کا مواد خطے میں بے حد پست ہے۔ سری لنکا، بھارت، ملائیشیا اور فلپائن میں قرض گاری کے فیصلے کرنے کے لیے معلومات کا بہتر معیار موجود ہے۔

¹¹ قرض کی معلومات کی گہرائی کے اشاریے سے دائرۂ کار، رسائی، اور سرکاری و نجی قرضہ رجسٹریز کے توسط سے دستیاب معلومات کے معیار کے اصولوں کا تعین ہوتا ہے۔ یہ اشاریہ 0 سے 8 تک ہوتا ہے۔ قیمت زیادہ ہو تو قرض گاری کے فیصلے کرنے کے لیے سرکاری یا نجی رجسٹری یا دفتر سے قرض کی معلومات کی دستیابی زیادہ ہوگی۔

¹² اسٹیٹ بینک نے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے الگ الگ محتاطیہ قواعد جاری کیے، ایس ایم ای کے لیے اسکیٹیں متعارف کرائیں (جیسے کریڈٹ گارنٹی اسکیم، وزیر اعظم یوتھ بزنس لون اسکیم) اور ملک میں ایک محفوظ ٹرانزیکشن رجسٹری کی تجویز پیش کی۔

¹³ پاکستان میں مکاناتی مالکاری کے پست ہونے میں جو عوامل کارفرما ہیں ان میں چند یہ ہیں: کمزور کوثر معیارات، قرض کی بلند لاگت، طویل عدالتی طریقہ کار مختلف باؤسنگ اسکیموں میں متضاد طریقہ ہائے کار اور دستاویزیت کا خود کار نہ ہونا۔